مولانا محمد مغیرہ
خطیب جامع مسجد احرار، چناب نگر

مرزا قادیانی اور اس کے پیروکار

ایک حجام کی دکان پر جانا ہوا، دیکھا کہ وہاں ایک کیلنڈر پر تقریباً بیس کے قریب تصاویر ہیں۔ میں نے حجام سے کہا کہ ان تصاویر کو اپنی دکان پر لگانے کا فائدہ؟ حجام نے کہا جناب آپ توجہ فرمائیں ہر تصویر میں سر کے بالوں کی کٹنگ کا انداز مختلف ہے، جب کوئی میری دکان پر حجامت بنوانے کے لیے آتا ہے تو یہ تصاویر دیکھ کر اپنی پسند سے مطلع کر دیتا۔ میں ویسی کٹنگ بنا دیتا ہوں۔ اس حجام کی بات تو ختم ہوگئی مگر میرے لئے ایک نیا باب کھل گیا کہ دنیا میں کوئی اچھا ہے یا برا۔ کوئی نہ کوئی اسے پسند کرنے والا ہے۔ جسے کو پسند کیا، یقیناً اس جیسا بننے کی کوشش کی جاتی ہے۔

مرزا قادیانی نے مہدی، مسیح اور نبوت و رسالت کا دعویٰ کیا، اُس کے تمام دعاوی اگرچہ جھوٹ پر مبنی تھے تاہم کچھ لوگوں نے ان دعاوی کو پسند کیا اور مرزا قادیانی کو ان کے دعاوی کے مطابق ماننے لگے مگر کوئی قادیانی ایسا نہیں جس نے مرزا قادیانی کو ماننے کے بعد اس کے اعمال اور اس کی سیرت و کردار کو اپنا آئیڈیل بنایا ہو، حالانکہ آپ کو ہر طبقہ میں یہ بات ملے گی کہ اپنے پیشوا کے کردار کو اپنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ایک ہے کردار کو اپنانا، ایک ہے سیرت و کردار کو مٹانا۔ آپ حیران ہوں گے، مرزا قادیانی کے کردار کو مٹانے کے لیے تمام قادیانی برابر نظر آئیں گے مگر اپنانے والا کوئی نہیں۔ مرزا قادیانی کے سوانح و کردار پر لکھی جانے والی کتاب ''سیرت المہدی'' پڑھیں جو اس کے اپنے گھر کے فرد مرزا بشیر احمد کی تحریر کردہ ہے اور پھر اسے کسی قادیانی پر آزمائیں اور پھر دیکھیں کہ کیا کوئی قادیانی بھی ویسی زندگی گزار رہا ہے۔ آج کی محفل میں مرزا قادیانی کی بعض عادات کا ذکر مقصود ہے، ملاحظہ فرمائیں:

(۱) ''بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے ایک دفعہ حضرت صاحب سناتے تھے کہ جب میں بچہ ہوتا تھا تو ایک دفعہ بعض بچوں نے مجھے کہا کہ جاؤ گھر سے میٹھا لاؤ میں گھر میں آیا اور بغیر کسی سے پوچھے کے ایک برتن میں سے سفید بورا اپنی جیبوں میں بھر کر باہر لے گیا اور راستہ میں ایک مٹھی بھر کر منہ میں ڈال لی بس پھر کیا تھا میرا دم رک گیا اور بڑی تکلیف ہوئی کیونکہ معلوم ہوا کہ جسے میں نے سفید بورا سمجھ کر جیبوں میں بھرا تھا وہ بورا نہ تھا بلکہ پسا ہوا نمک تھا۔''

(۲) ''ایک دفعہ کوئی شخص آپ کے لیے گرگابی لے آیا۔ آپ نے پہن لی مگر اس کے لیے سیدھے پاؤں کا آپ کو پتہ نہیں لگتا تھا۔ کئی دفعہ الٹی پہن لیتے پھر تکلیف ہوتی تھی۔ بعض دفعہ آپ کا الٹا پاؤں پڑ جاتا تو تنگ ہو کر فرماتے، ان کی کوئی چیز بھی اچھی نہیں ہے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں نے آپ کی سہولت کے واسطے الٹے سیدھے پاؤں کی شناخت کے لیے نشان لگا دیئے تھے مگر باوجود اس کے آپ الٹا سیدھا پہن لیتے تھے۔'' (سیرت المہدی۔ حصہ اوّل، ص ۶۷)

(۳) ''ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود اپنی جسمانی عادات میں ایسے سادہ تھے کہ بعض دفعہ جب حضور جراب پہنتے تھے تو بے توجہی کے عالم میں اس کی ایڑی پاؤں کے تلے کی طرف نہیں بلکہ اوپر کی طرف ہو جاتی تھی اور بار بار ایک کاج کا بٹن دوسرے کاج میں لگا ہوا ہوتا تھا اور بعض اوقات کوئی دوست حضور کے لیے گرگابی ہدیۃً لاتا تو آپ بسا اوقات دایاں پاؤں بائیں میں ڈال لیتے تھے اور بایاں دائیں میں‘ چنانچہ اس تکلیف کی وجہ سے آپ دیسی جوتی پہنتے تھے۔'' (سیرت المہدی۔ جلد دوم ص ۵۸)

(۴) ''مولوی شیر علی صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت صاحب مع چند خدام کے فوٹو کھنچوانے لگے تو فوٹو گرافر آپ سے عرض کرتا تھا حضور ذرا آنکھیں کھول کر رکھیں ورنہ تصویر اچھی نہیں آئے گی اور آپ نے اس کے کہنے پر ایک دفعہ تکلیف کے ساتھ آنکھوں کو کچھ زیادہ کھولا بھی مگر وہ پھر اسی طرح نیم بند ہو گئیں۔'' (سیرت المہدی حصہ دوم ص ۷۷)

(۵) ''بارہا دیکھا گیا کہ بٹن اپنا کاج چھوڑ کر دوسرے ہی میں لگے ہوئے ہوتے تھے بلکہ صدری کے بٹن‘ کوٹ کے کاجوں میں لگائے ہوئے دیکھے گئے۔'' (سیرت المہدی حصہ دوم ص ۱۲۶)

(۶) ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب کھانا کھایا کرتے تھے تو بمشکل ایک پھلکا کھاتے اور جب آپ اٹھتے تو روٹی کے ٹکڑوں کا بہت سا چورہ آپ کے سامنے سے نکلتا۔ آپ کی عادت تھی کہ روٹی توڑتے اور اس کو ٹکڑے ٹکڑے کرتے جاتے پھر کوئی ٹکڑا اٹھا کر منہ میں ڈال لیتے اور باقی ٹکڑے دستر خواں پر رکھے رہتے۔ معلوم نہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایسا کیوں کرتے تھے مگر کئی لوگ کہا کرتے تھے کہ حضرت صاحب یہ تلاش کرتے ہیں کہ ان روٹی کے ٹکڑوں میں کون سا تسبیح کرنے والا ہے اور کونسا نہیں۔''

(مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار ''الفضل'' قادیان جلد ۲۲‘ نمبر ۱۰۵‘ صفحہ ۷‘۸۔ مورخہ ۳ مارچ ۱۹۳۵ء)

(۷) ''آپ کو شیرینی سے بہت پیار ہے اور مرض بول بھی عرصہ سے آپ کو لگی ہوئی ہے۔ اس زمانہ میں آپ مٹی کے ڈھیلے بعض وقت جیب میں ہی رکھتے تھے اور اسی جیب میں گڑ کے ڈھیلے بھی رکھ لیا کرتے تھے۔''

(حضرت مسیح موعود کے مختصر حالات ص ۶۷۔ مرتبہ معراج الدین عمر احمد ملحقہ براہین احمد چہار حصص قدیم)

قارئین یہ مرزا قادیانی کی عادات سے متعلق چند باتیں پیش کی گئی ہیں آپ ماحول میں دیکھیں کہ کیا کوئی قادیانی ایسا ہے جو مرزا قادیانی کی طرح جوتا الٹا اس لئے پہنتا ہو کہ ان کے مرزا مسیح موعود کی سنت ہے۔ جراب الٹی پہنتا ہو اور ایک کاج کا بٹن دوسرے کاج میں لگاتا ہو جب کبھی فوٹو کھنچواتا ہو تو مرزا کی طرح آنکھیں نیم بند کر لیتا ہو، اور جب کھانا کھاتا ہو تو روٹی کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے چورا بنا لیتا ہو کہ مرزا کی سنت ہے۔ یقیناً کوئی قادیانی آپ کو ایسا نہیں ملے گا جو مرزا قادیانی کی عادات اپنانے والا ہو کیونکہ وہ ایک مخبوط الحواس مرض مراق میں مبتلا شخص تھا۔ ایسے شخص کے قول و فعل کو اپنانا انسانیت کی تذلیل ہے۔ مگر افسوس ایسے شخص کو لوگ‘ مہدی موعود اور مسیح موعود مانتے ہیں جس کو ازلی بدبختی کے علاوہ کوئی نام نہیں دیا جا سکتا۔